

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو نو

نبوت کے سہ گانہ اطلاق کی نقاب کشائی: مکاشفہ باب نو اور عصر حاضر کی
اصلاحی تحریک کی نبوتی اہمیت

Jeff Pippenger

2024-03-01

مکاشفہ باب نو کا پہلا حصہ پانچویں نرسنگ کی نشاندہی کرتا ہے، جو پہلا ہائے، اور باب کا دوسرا
حصہ چھٹے نرسنگ کی نشاندہی کرتا ہے، جو دوسرا ہائے ہے۔ دونوں نرسنگے 1843 اور 1850 کے پیش رو
چارٹس پر تصویری طور پر دکھائے گئے ہیں۔ جب 1989 میں سوویت یونین کے انہدام کے ساتھ وقت آخر
میں دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات کی مہر کھولی گئی تو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی
اصلاحی تحریک شروع ہوئی۔

1989 میں جن حقائق کو تسلیم کیا گیا، اُن میں بائبل کی تاریخ کی عظیم اصلاحی تحریکیں بھی
شامل تھیں، اور یہ کہ وہ سب ایک دوسرے کے متوازی تھیں۔ تمام انبیا، اور لہذا ہر مقدس تاریخ، جن
میں مقدس اصلاحی تحریکیں بھی شامل ہیں، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آخری عظیم اصلاحی تحریک
کی عکاسی کرتی ہیں، جو تیسرے فرشتے کی طاقتور تحریک بھی ہے۔ جب مہر بندی کا عمل شروع ہوتا
ہے، تو آخری بارش کا چھڑکاؤ بھی شروع ہو جاتا ہے۔ 1989 میں اصلاحی تحریکوں کے منکشف ہونے اور
پھر 1992 میں دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات کے منکشف ہونے نے مزاحمت کا ایک ماحول پیدا
کیا، جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے جب کوئی نئی اور حاضرہ سچائی منکشف ہوتی ہے۔

وت، یئگ، ی ک تفل ا ل خ م ی ک ی ئ ا چ س ی ک ت ا ی آ ہ ج ی ر خ آ ی ک ہ ر ا ی گ ب ا ب ل ی ا ی ن ا د ب ج
ی ئ ا پ ا پ، خ ی ر ا ت ی ت و ب ن ی ک م و ر ت س ر پ ت ب ہ ک ی ک ف ش ک ن م ی ئ ا چ س ہ ی ن د ن و ا د خ
ی ک م و ر د ی د ج، ر ک و ہ م ئ ا ق ر پ و ہ و ا و گ و د ر و ا، ر ک ل م ہ ت ا س ل ک خ ی ر ا ت ی ت و ب ن ی ک م و ر
و ک ل و ص ا ل ک ت و ب ن ق ا ل ط ا ہ ن ا گ ہ س۔ ہ ی ت ر ک ی ہ د ن ا ش ن ی ک خ ی ر ا ت ی ت و ب ن
م ی ل س ت و ک و ت خ ا ن ش ی ک ی ئ ا چ س ر و ا ع ا ف د ف ا ل خ ل ک ی ط ل غ ل س ا ر ا ز ا د ع ب ر و ا، ا ی گ
ی ہ ل ک ت ر ک د ی ئ ا ت ی ک ت ا ب س ا و ج ل و ص ا ہ و۔ ا ی گ ا ی ک ل ا م ع ت س ا ل ک ی ل ل ک م ا ک ح ت س ا
ل ک ت و ب ن ر و ا، ہ ی ت و ہ ی ز ا و ت م ل ک س و ر ی ک ل ی ح ا ل ص ا ی ر س و د ر ی ک ل ی ح ا ل ص ا ر ہ ہ ک
ل ک م ئ ا ق ی م ک ی ر ح ت ی ک ل ک ت ش ر ف ل ر س ی ت، ل و ص ا ق ل ع ت م ل س ق ا ل ط ا ہ ن ا گ ہ س
ر و ا ذ ف ا ن، م ئ ا ق ی م خ ی ر ا ت ی ئ ا ر ل ی م ہ ک ا س ی ج، ل ک ن ب د ا ی ن ب ی ک ل و ل و ص ا ل ک ی گ
ل ک ی ت ل م ل ا ت م ل س ل و ل و ص ا ل ک ی گ ل ک ی ع ئ ا ش

نبوت کے سہ گانہ اطلاق کو بطور اصول ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کے لیے منکشف کیا گیا،
کیونکہ وہ آخری بارش کی تحریک ہیں، اور تیسری مصیبت کا اسلام آخری بارش کا پیغام ہے۔ نبوت کے
سہ گانہ اطلاق کے اصول کی نشان دہی قبیلہ یہوداہ کے شیر نے اس سے بہت پہلے کر دی تھی کہ
تیسری مصیبت کا اسلام 11 ستمبر 2001 کو تاریخ میں وارد ہوا، کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ آخری زمانے کے
اُس کے لوگ، جب وہ اپنی قوم کو یرمیاہ کے پرانے راستوں پر واپس لائے، تو تیسری مصیبت کی آمد کی
نمائندگی کرنے والے پیغام کو آسانی سے پہچان لیں۔

مکاشفہ باب نو میں بیان کیے گئے پانچویں اور چھٹے نرسنگوں کے بارے میں پیش روؤں کی تفہیم کو
کتابِ مکاشفہ کی اس عبارت کے طور پر سمجھا جاتا تھا جسے سب سے مضبوط اور واضح تاریخی
تائید حاصل تھی۔ یوریاہ اسمتھ اسی نکتے کو واضح کرنے کے لیے مورخ کیتھ کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے
مکاشفہ باب نو کی اپنی تشریح کا آغاز کرتے ہیں۔

اس نرسنگ کی تشریح کے لیے ہم ایک بار پھر مسٹر کیتھ کی تحریروں سے استفادہ کریں گے۔ یہ مصنف درست طور پر کہتا ہے: "کتاب مکاشفہ کے کسی اور حصے کے بارے میں مفسرین کے درمیان اتنا یکساں اتفاق رائے شاذونادر ہی پایا جاتا ہے جتنا پانچویں اور چھٹے نرسنگ، یا پہلے اور دوسرے افسوس، کا اطلاق ساراژن اور ترکوں پر کرنے کے معاملے میں ہے۔ یہ اتنا واضح ہے کہ اسے بمشکل ہی غلط سمجھا جا سکتا ہے۔ ہر ایک کی تعیین کے لیے ایک دو آیات کے بجائے، مکاشفہ کا پورا نواں باب، برابر حصوں میں، دونوں کی تفصیل بیان کرنے میں صرف ہے۔" یوریاہ اسمتھ، ڈینیل اینڈ ریولیشن، 495.

پہلی اور دوسری مصیبتوں کی ابواب بندی پہلی مصیبت کی تاریخ کو الگ کرتی ہے، جس کی نمائندگی محمد کرتے ہیں۔ اس کی جغرافیائی نشان دہی اس نام سے کی گئی ہے جسے مؤرخ الیگزینڈر کیتھ "ساراسنز" کہتے ہیں، یعنی آج کا جزیرہ عرب۔ دوسری مصیبت کی تاریخ، جس کی نمائندگی عثمان اول کرتے ہیں، جغرافیائی طور پر ترکی میں واقع ہے، جسے مؤرخ "ترک" کے طور پر شناخت کرتا ہے۔ پہلی مصیبت کی تاریخ عرب میں واقع تھی اور وہیں پوری ہوئی، جو اسلام اور محمد کی جائے پیدائش ہے۔ دوسری مصیبت کی تاریخ ترکی میں واقع تھی اور وہیں پوری ہوئی، جو سلطنت عثمانیہ کی جائے پیدائش ہے۔

پہلی مصیبت کی تاریخ ایسی جنگ کی نشاندہی کرتی ہے جو روم کے خلاف اُن خودمختار جنگجوؤں نے کی جن کے درمیان باہمی اتحاد کی واحد بنیاد اسلام کا مذہب تھا۔ دوسری مصیبت کی تاریخ ایسی جنگ کی نشاندہی کرتی ہے جو روم کے خلاف ایک منظم مذہبی اور ریاستی طاقت کی جانب سے کی گئی، جسے خلافت کہا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں، چلے محمد کے عہد کی تاریخ میں روم کے خلاف آزادانہ جنگ ہو، یا عثمان یا سلطنت عثمانیہ کی نمائندگی میں منظم جنگ، طرز جنگ یہ تھا کہ اچانک اورے خبری میں حملہ کیا جائے۔ یہ ایسی جنگ نہ تھی جس میں تمام فوجیوں کو ایک ہی رنگ کی وردیاں پہنا کر، پھر انہیں قطاروں میں منظم کر کے جیسا کہ اس زمانے کی فوجی روایت تھی گولی باری کی طرف بڑھایا جاتا ہو۔ لفظ "assassin" کی بنیاد اسلامی طرز جنگ کے اسی طریق پر ہے جس میں اچانک اورے خبری میں وار کیا جاتا تھا، اور عموماً اس کا انجام خود حملہ آور کی موت پر بھی ہوتا تھا۔

لفظ "assassin" عربی لفظ "hashshashin" سے ماخوذ ہے، جو "hashish" سے نکلا ہے، جس کے معنی "چرس" یا "بھنگ" ہیں۔ یہ اصطلاح ابتدا میں قرون وسطی کے دور میں مشرق وسطی کے نزاری اسماعیلی مسلمانوں کے ایک خفیہ اور انتہا پسند گروہ کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ اس گروہ کے ارکان اپنے غیر روایتی اور اکثر پرتشدد طریقوں کے لیے معروف تھے، جن میں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے سیاسی قتل بھی شامل تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ کبھی کبھار اپنے مشنوں کی تیاری کے لیے چرس استعمال کرتے تھے، جس کے نتیجے میں مغربی دنیا میں "hashshashin" یا "assassins" کی اصطلاح رائج ہوئی۔ "Assassins" قرون وسطی کے دوران بنیادی طور پر فارس اور شام میں سرگرم تھے، اور اس زمانے کے مختلف سیاسی تنازعات اور قتل کی کارروائیوں میں انہوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔ بالآخر "assassin" کی اصطلاح یورپی زبانوں میں داخل ہوئی، جہاں یہ وسیع تر طور پر ان افراد کے لیے استعمال ہونے لگی جو سیاسی یا ہدفی قتل انجام دیتے ہیں۔

جنگ کا یہ طریقہ تین مصیبتوں کی ایک اہم پیشین گوئی کی خصوصیت ہے، کیونکہ پیشین گوئی میں اسلام کا کردار جنگ پیدا کرنا ہے۔ اسلام بطور علامت سراسر جنگ کے بارے میں ہے، اور کتاب مکاشفہ باب نو میں پہلی اور دوسری مصیبت سے متعلق اسلام ان کی جنگ کی ایک مثال ہے۔ کتاب مکاشفہ میں ان کی جنگ کو اس عمل کے طور پر شناخت کیا گیا ہے جو مہلت ختم ہونے سے عین پہلے قوموں کو غضبناک کرتا ہے۔

اور قومیں غضبناک ہوئیں، اور تیرا غضب آپہنچا، اور مردوں کا وقت بھی آ گیا کہ اُن کا انصاف کیا جائے، اور یہ کہ تو اپنے خادم نبیوں کو اور مقدسوں کو اور تیرے نام سے ڈرنے والوں کو، چھوٹے اور بڑے، اجر دے؛ اور اُن کو ہلاک کرے جو زمین کو ہلاک کرتے ہیں۔ مکاشفہ 11:18۔

"خدا کے غضب کے آنے سے عین پہلے "قوموں" کو "غصہ" دلایا جاتا ہے، اور خدا کا غضب، جیسا کہ کتاب مکاشفہ میں بیان کیا گیا ہے، وہ آخری سات بلاہیں ہیں جو اُس وقت آتی ہیں جب انسانی مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ اس آیت میں تین سنگِ میل ہیں: قوموں کو غصہ دلایا جانا، خدا کا غضب، اور مردوں کا انصاف کرنے کا وقت۔ یہاں جس مردوں کی عدالت کا حوالہ ہے وہ بدکار مردوں کی وہ عدالت ہے جو ہزار سالہ ملینیم کے دوران وقوع پذیر ہوتی ہے، نہ کہ اُن مردوں کی تحقیقی عدالت جو 22 اکتوبر 1844 کو شروع ہوئی تھی۔ بہن وائٹ واضح کرتی ہیں کہ اس آیت کے یہ تین سنگِ میل ایک دوسرے سے جدا ہیں اور آیت میں دی گئی ترتیب کے مطابق واقع ہوتے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ قوموں کا غضب، خدا کا غضب، اور مردوں کا فیصلہ کرنے کا وقت الگ الگ اور ممتاز تھے، ایک کے بعد دوسرا، اور یہ بھی کہ میکائیل ابھی اُٹھ کھڑا نہیں ہوا تھا، اور ایسی مصیبت کا وقت، جیسی کبھی نہ ہوئی، ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ قومیں اب غضبناک ہو رہی ہیں، لیکن جب ہمارا سردار کاہن مقدس میں اپنی خدمت ختم کر لے گا تو وہ اُٹھ کھڑا ہوگا، لباس انتقام پہن لے گا، اور پھر آخری سات بلاہیں اُنڈیلی جائیں گی۔

"میں نے دیکھا کہ چار فرشتے چار ہواؤں کو روکے رکھیں گے جب تک کہ مقدس میں یسوع کا کام پورا نہ ہو جائے، اور پھر آخری سات آفتیں آئیں گی۔" ابتدائی تحریرات، 36۔

بائبل کی آخری کتاب میں اسلام کا کردار قوموں کو غصہ دلانا ہے، اور یہ کام جنگ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ بائبل کی پہلی کتاب میں اسلام کا کردار دنیا کے ہر انسان کے ہاتھ کو اسلام کے خلاف اکٹھا کرنا ہے، جس کی نمائندگی اسماعیل کرتے ہیں۔

اور خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا، دیکھ، تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی، اور اُس کا نام اسمعیل رکھنا؛ کیونکہ خداوند نے تیری مصیبت سن لی ہے۔ اور وہ جنگلی گدھے کی مانند آدمی ہوگا؛ اُس کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف، اور ہر ایک کا ہاتھ اُس کے خلاف ہوگا؛ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسے گا۔ پیدایش 16:11، 12۔

لفظ "ہاتھ" بطور علامت، دیگر تمام بائبل کی علامتوں کی طرح ہے، اور جس سیاق و سباق میں استعمال ہو اس کے مطابق اس کے ایک سے زیادہ معنی ہو سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر، بائبل کی نبوت میں "ہاتھ" بطور علامت جنگ کی علامت ہے۔ عبرانی میں جس لفظ کا ترجمہ "وحشی آدمی" کیا گیا ہے، وہ دراصل عربی جنگلی گدھے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کے کئی اہم نبوتی مضمرات ہیں؛ جن میں سے ایک یہ ہے کہ عربی جنگلی گدھا جانوروں کے خاندان ایکویڈے کا رکن ہے، جیسے کہ گھوڑا۔ مکاشفہ باب نو میں، اور حقوق کے دونوں مقدس چارٹوں پر (1843 اور 1850 کے اولین چارٹ)، گھوڑے کو اس جنگ کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جو ان تین مصیبتوں سے متعلق اسلام کی نمائندگی کرتی ہے۔ اسلام کا پہلا اور آخری ذکر، جیسا کہ کتاب پیدائش اور کتاب مکاشفہ میں پیش کیا گیا ہے، اسلام کو خاندان ایکویڈے (گدھا یا گھوڑا) کی علامت سے وابستہ ٹھہراتے ہیں، اور دونوں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسلام کا کردار "ہر آدمی" (اقوام) تک جنگ پہنچانا ہے۔

کتاب مکاشفہ کے باب نو، آیت گیارہ میں اسلام کے کردار کی نشاندہی کی گئی ہے، کیونکہ نبوتی طور پر کردار کی نمائندگی ایک نام سے ہوتی ہے۔ اسلام پر حکومت کرنے والے بادشاہ کو دیا گیا نام کتاب پیدایش میں اسلام کے بارے میں پہلی حوالہ دہی کی عکاسی کرتا ہے، جہاں لکھا ہے کہ اسماعیل کے کردار یا روح "اپنے سب بھائیوں کے سامنے سکونت کرے گا"۔ تمام اسلام پر حکمرانی کرنے والا بادشاہ اسماعیل کی روح (ان کا بادشاہ) ہے، جس کا ہاتھ "ہر ایک کے خلاف" ہے۔

اور اُن پر ایک بادشاہ تھا جو اتھاہ گڑھے کا فرشتہ ہے، جس کا نام عبرانی میں ابدون اور یونانی میں اپولیون ہے۔ مکاشفہ 9:11

عہدِ عتیق، جس کی نمائندگی عبرانی زبان کرتی ہے، یا عہدِ جدید، جس کی نمائندگی یونانی زبان کرتی ہے، میں اسلام کے دین کے پیروکاروں پر حکمرانی کرنے والے کردار کی شناخت یا تو ابادون یا اپولیون کے طور پر کی گئی ہے، جو دونوں صورتوں میں "موت اور ہلاکت" کے معنی رکھتا ہے۔ موت اور ہلاکت اسلام کی خصلت ہیں، خواہ اسے عہدِ عتیق میں پیش کیا جائے یا عہدِ جدید میں۔ اسلام کے پیروکار کے اندر حکومت کرنے والی روح کی مخصوص خصوصیات، گدھے یا گھوڑے کی علامت کے ساتھ وابستگی میں، اسلام سے متعلق اولین اور آخری دونوں حوالوں کے عناصر ہیں۔ یہ دو نبوی اوصاف الفا اور اومیگا کی علامت رکھتے ہیں۔ جب سسٹر وائٹ اس پیغام کی نشاندہی کرتی ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کو زندگی بخشتا ہے کہ وہ تیسرے فرشتے کی زبردست فوج ہے، تو وہ درج ذیل بیان کرتی ہیں:

"فرشتے چار ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جنہیں ایک غضب ناک گھوڑے کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے جو بندھن توڑ کر نکل بھاگے اور تمام زمین کی سطح پر جھپٹنے کے درپے ہے، اور اپنے راستے میں تباہی اور موت لے کر چلتا ہے۔

"کیا ہم ابدی جہان کے عین کنارے پر سوئے رہیں؟ کیا ہم سست اور سرد اور مردہ رہیں؟ آہ، کاش ہماری کلیسیاؤں میں خدا کی روح اور اس کا دم اس کی قوم میں پھونکا جائے، تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور زندہ ہوں۔ ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ راہ تنگ ہے، اور دروازہ بھی تنگ ہے۔ لیکن جب ہم اس تنگ دروازے سے گزرتے ہیں، تو اس کی وسعت بے حد و حساب ہے۔" Manuscript, Releases جلد 20، 217.

ایک سو چوالیس ہزار کی مہر بندی کے دوران چار ہوائیں روکی جاتی ہیں، اور چار ہوائیں ایک "غصے میں بھرا ہوا گھوڑا" کی مانند ہیں جو اپنے راستے میں "موت اور تباہی" لے کر چلتا ہے۔ 11 ستمبر 2001 کو تیسری مصیبت "موت اور تباہی" لے کر نیوت کی تاریخ میں داخل ہوئی، اور یوں "قوموں کو غصہ دلایا"، جب اس نے روحانی سرزمین جلال پر "اچانک اور غیر متوقع طور پر" حملہ کیا۔ 7 اکتوبر 2023 کو، تیسری مصیبت اپنی "موت اور تباہی" کی راہ پر جاری رہی اور یوں "قوموں کو مزید غصہ دلایا"، جب اس نے حقیقی سرزمین جلال پر "اچانک اور غیر متوقع طور پر" حملہ کیا۔ پہلے غیر متوقع حملے نے ایک سو چوالیس ہزار کی مہر بندی کے عرصے کے آغاز کی نشاندہی کی، اور 7 اکتوبر 2023 کا حالیہ حملہ ایک سو چوالیس ہزار کی مہر بندی کے اختتامی عرصے، یا "اختتامی بندش"، کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ کیا ہم ابدی جہان کے عین دہانے پر سوئے رہیں؟

دونوں مقدس پیشرو چارٹس میں، پہلے اور دوسرے عذاب سے متعلق اسلام کو جنگی گھوڑوں پر سوار اسلامی جنگجوؤں کی صورت میں تصویریں انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ دونوں تصویروں میں پہلے عذاب کے جنگی گھوڑے کا سوار نیزہ اٹھائے ہوئے ہے، اور دوسرے عذاب کی نمائندگی کرنے والے گھوڑے کا سوار رائفل چلا رہا ہے۔ یہ امتیاز مکاشفہ باب نو میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، کیونکہ دوسرے عذاب کی تاریخ ہی میں بارود ایجاد ہوا اور پہلی بار جنگ میں استعمال ہوا۔ مکاشفہ باب نو کی آیات سترہ تا انیس پر تبصرہ کرتے ہوئے، یوریا اسمتھ درج ذیل لکھتے ہیں:

اس بیان کے پہلے حصے کا تعلق غالباً ان گھڑسواروں کی شکل و صورت سے ہے۔ آگ بطور رنگ سرخی کی علامت ہے؛ "آگ کی طرح سرخ" ایک عام محاورہ ہے؛ جیستھ یا ہائسنٹھ نیلے رنگ کے لیے؛ اور گندھک پہلے رنگ کے لیے۔ اور ان جنگجوؤں کے لباس میں یہ رنگ بہت حد تک غالب تھے؛ چنانچہ اس نقطہ نظر کے مطابق یہ بیان ترکوں کی وردی پر پوری طرح صادق آتا ہے، جو زیادہ تر سرخ یا قرمزی، نیلے اور پہلے رنگ پر مشتمل تھی۔ گھوڑوں کے سر دیکھنے میں شیروں کے سروں جیسے تھے

تاکہ ان کی قوت، دلیری اور خون خواری ظاہر ہو؛ جبکہ آیت کے آخری حصے کا واضح طور پر تعلق جنگی مقاصد کے لیے بارود اور آتشیں اسلحہ کے استعمال سے ہے، جو اُس وقت ابھی حال ہی میں متعارف ہوئے تھے۔ چونکہ ترک گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنا آتشیں اسلحہ چلاتے تھے، اس لیے دور سے دیکھنے والے کو یوں معلوم ہوتا تھا کہ آگ، دھواں اور گندھک گھوڑوں کے منہ سے نکل رہی ہے، جیسا کہ ساتھ دی گئی تصویر میں دکھایا گیا ہے۔

قسطنطنیہ کے خلاف ترکوں کی مہم میں آتشیں اسلحہ کے استعمال کے بارے میں، ایلیٹ (Apocalyptic) Apocalypticae) جلد اول، صفحات 482-484) یوں لکھتے ہیں: — 'یہ "آگ اور دھواں اور گندھک"، یعنی سلطان محمد کے توپخانے اور آتشیں اسلحہ ہی تھے جن کی بدولت انسانوں کے تیسرے حصے کی ہلاکت—یعنی قسطنطنیہ کی فتح—اور اس کے نتیجے میں یونانی سلطنت کی تباہی وقوع پذیر ہوئی۔ قسطنطنیہ کے ہاتھوں اس کی بنیاد رکھے جانے کو اب گیارہ سو برس سے زیادہ ہو چکے تھے۔ ان کے دوران گاتھ، ہن، آوار، فارس، بلغار، ساراسین، روسی، اور بلکہ خود عثمانی ترکوں نے بھی اس پر دشمنانہ حملے کیے یا اس کا محاصرہ کیا۔ مگر ان کے لیے اس کی فصیلیں ناقابلِ تسخیر تھیں۔ قسطنطنیہ قائم رہا اور اس کے ساتھ یونانی سلطنت بھی۔ چنانچہ سلطان محمد اس رکاوٹ کو دور کرنے والی چیز تلاش کرنے کے لیے بے قرار تھا۔ "کیا تم ایسی توپ ڈھال سکتے ہو،" اُس نے اُس توپ ساز سے پوچھا جو اس کی طرف آ ملا، "جس کا سائز قسطنطنیہ کی فصیل گرا دینے کے لیے کافی ہو؟" پھر ادریانوپل میں ایک ڈھال خانہ قائم کیا گیا، توپ ڈھالی گئی، توپخانہ تیار کیا گیا، اور محاصرہ شروع ہو گیا۔'

یہ امر واقعی قابلِ ذکر ہے کہ گبن، جو ہمیشہ مکاشفاتی پیشین گوئی پر لاشعوری تبصرہ نگار رہا ہے، یونانی سلطنت کی حتمی تباہی کے اپنے بلیغ اور دل آویز بیان میں جنگ کے اس نئے ذریعہ کار کو اپنی تصویر کے پیش منظر میں رکھ دیتا ہے۔ اس کی تیاری میں وہ بارود کی تازہ ایجاد کی تاریخ بیان کرتا ہے، 'وہ آمیزہ شورہ، گندک اور کوئلہ؛' بتاتا ہے کہ اس کا پہلے استعمال سلطان اموراتھ نے کیا، اور یہ بھی، جیسا کہ پہلے کہا گیا، کہ مہمت نے ایڈریانوپل میں بڑے توپوں کے ڈھالنے کا کارخانہ قائم کیا؛ پھر خود محاصرہ کی پیش رفت میں وہ بیان کرتا ہے کہ 'نیزوں اور تیروں کی بوچھاڑیں مسکٹوں اور توپوں کے دھوئیں، آواز اور آگ کے ساتھ تھیں؛' کہ 'ترک توپ خانے کی طویل صف دیواروں کی طرف رخ کیے ہوئے تھی، چودہ بیٹریاں بیک وقت اُن جگہوں پر گرج رہی تھیں جو زیادہ قابلِ رسائی تھیں؛' کہ 'وہ قلعہ بندیاں جو زمانوں سے دشمنانہ زور کے مقابل قائم تھیں، عثمانی توپوں نے ہر طرف سے اجاڑ دیں، بہت سے رخنے کھل گئے، اور دروازہ سینٹ رومانس کے قریب چار برج زمین کے برابر کر دیے گئے؛' کہ جب 'مورچوں، جنگی کشتیوں اور پل سے عثمانی توپ خانے ہر طرف گرج رہا تھا تو خیمہ گاہ اور شہر، یونانی اور ترک، سب ایک دھوئیں کے بادل میں گھر گئے، جو صرف رومی سلطنت کی آخری نجات یا تباہی ہی سے چھٹ سکتا تھا؛' کہ 'دوبری دیواریں توپوں سے ملیے کے ڈھیر میں بدل گئیں؛' اور یہ کہ آخرکار ترک 'شگافوں کے راستے چڑھتے ہوئے' داخل ہوئے، 'قسطنطنیہ مغلوب ہوا، اس کی سلطنت الٹ دی گئی، اور اس کا دین مسلم فاتحوں کے ہاتھوں خاک میں ملا دیا گیا۔' میں کہتا ہوں یہ بات واقعی توجہ کے لائق ہے کہ گبن کس نمایاں اور مؤثر طور پر شہر کی تسخیر کو، اور یوں سلطنت کی بربادی کو، عثمانی توپ خانے سے منسوب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اور کیا ہے سوائے ہماری پیشین گوئی کے الفاظ پر ایک تبصرے کے؟ 'انہی تین چیزوں سے آدمیوں کا تیسرا حصہ ہلاک کیا گیا: آگ سے، دھوئیں سے، اور گندک سے، جو ان کے منہ سے نکلتی تھی۔'

آیت 18. ان تینوں سے آدمیوں کا تہائی حصہ ہلاک ہوا: آگ سے، دھوئیں سے، اور گندھک سے جو ان کے منہ سے نکلتے تھے۔ 19. کیونکہ ان کی قوت ان کے منہ میں اور ان کی دموں میں ہے؛ کیونکہ ان کی دمیوں سانپوں کی مانند تھیں اور ان کی دموں میں سر تھے، اور انہی سے وہ ضرر پہنچاتے ہیں۔

یہ آیات جنگ کے متعارف کرائے گئے نئے طریقہ کار کے مہلک اثر کا اظہار کرتی ہیں۔ انہی ذرائع — بارود، آتشیں اسلحہ اور توپیں — کے ذریعے بالآخر قسطنطنیہ کو فتح کیا گیا اور ترکوں کے حوالے کر دیا گیا۔ یوریاہ سمتھ، دانیال اور مکاشفہ، 510-514۔

ہم تیسری مصیبت کا مطالعہ آئندہ مضمون میں جاری رکھیں گے۔

گزشتہ رات میں اپنی نیند سے جاگا تو میرے ذہن پر ایک بڑا بوجھ تھا۔ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو ایک پیغام سنا رہا تھا، اور وہ پیغام تنبیہ اور ہدایت پر مشتمل تھا، کچھ لوگوں کے کام کے بارے میں جو روح القدس کے قبول کیے جانے اور انسانوں کی وساطت سے اس کے عمل کے بارے میں غلط نظریات کی وکالت کر رہے ہیں۔

مجھے ہدایت دی گئی تھی کہ 1844 میں وقت گزر جانے کے بعد جس انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں بلایا گیا تھا، اسی کی مانند انتہا پسندی پیغام کے اختتامی دنوں میں پھر ہمارے درمیان داخل ہو جائے گی، اور یہ کہ ہمیں اس برائی کا اب بھی اتنے ہی فیصلہ کن طور پر مقابلہ کرنا چاہیے جیسے ہم نے اپنے ابتدائی تجربات میں کیا تھا۔

ہم عظیم اور سنجیدہ واقعات کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ آسمانی کتابوں میں عجیب اور واقعات سے بھرپور تاریخ قلم بند کی جا رہی ہے—وہ واقعات جن کے بارے میں اعلان کیا گیا تھا کہ وہ خدا کے عظیم دن سے پہلے عنقریب پیش آئیں گے۔ دنیا میں ہر چیز غیر مستحکم حالت میں ہے۔ قومیں غضبناک ہیں، اور جنگ کے لیے بڑی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ قوم قوم کے خلاف سازشیں کر رہی ہے، اور مملکت مملکت کے خلاف۔ خدا کا عظیم دن بڑی تیزی سے نزدیک آ رہا ہے۔ لیکن اگرچہ قومیں جنگ اور خونریزی کے لیے اپنی قوتیں جمع کر رہی ہیں، فرشتوں کو دیا گیا حکم اب بھی نافذ ہے کہ وہ چاروں ہواؤں کو روکے رکھیں، جب تک خدا کے بندوں کی پیشانیوں پر مہر نہ لگا دی جائے۔ منتخب پیغامات، کتاب 1، 221۔